Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ — ۸ صفر ۱۳۹۴ھ — ۳ امان ۱۳۵۳ہش — ۳ مارچ ۱۹۷۴ء — نمبر ۵۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

پیچش کی تکلیف تاحال چل رہی ہے ساتھ ہی ضعف بھی ہو جاتا ہے

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲ امان۔ کل یکم امان بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالتِ طبع کے باعث نمازِ جمعہ کے لئے مسجدِ اقصیٰ تشریف نہ لا سکے۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں پہلے نماز باجماعت کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے تمام مقامی تنظیموں کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے اپنے دائرہ میں نماز باجماعت کی ادائیگی کی تحریک کرنے کے لئے خاص مہم چلائیں۔

اس کے بعد آپ نے بتایا کہ ہماری جماعت کا مقصدِ وحید تمام دنیا کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے اس غرض کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ (۱) ہم اپنے قلوب میں غلبۂ اسلام پر کامل یقین پیدا کریں۔ (۲) ہمارے اعمال و کردار ہر قسم کے تضاد سے پاک اور اسلام کی تعلیم کے عین مطابق ہوں۔ (۳) ہم خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کا نمونہ دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ربوہ ۲ امان۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب (ابن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ) جو گذشتہ دنوں بیمار رہے ہیں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفایاب ہو چکے ہیں۔ آپ ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو ان کے لئے دعا کرتے رہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو تمہارا ہتھیار دُعا ہے اس لئے چاہیئے کہ دُعائیں لگے رہو

انسان میں نیک انقلاب کا پیدا ہونا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور یہ دُعاؤں سے ہو گا

"یہ بھی یاد رکھو کہ اگر تم مداہنہ سے دوسری قوموں کو ملو تو کامیاب نہیں ہو سکتے۔ خدا ہی ہے جو کامیاب کرتا ہے۔ اگر وہ راضی ہے تو ساری دُنیا ناراض ہو تو پرواہ نہ کرو۔ ہر ایک جو اس وقت سنتا ہے یاد رکھے کہ تمہارا ہتھیار دعا ہے اس لئے چاہیئے کہ دعائیں لگے رہو۔

یاد رکھو معصیت اور فسق کو نہ واعظ دُور کر سکتے ہیں اور نہ کوئی اور حیلہ۔ اس کے لئے ایک ہی راہ ہے اور وہ دعا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہی ہمیں فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں نیکی کی طرف خیال آنا اور بدی کو چھوڑنا چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ یہ انقلاب چاہتی ہے اور یہ انقلاب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور یہ دُعاؤں سے ہو گا۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ راتوں کو رو رو کر دُعائیں کریں اس کا وعدہ ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دُنیا کی دُعا ہے۔ وہ دُنیا کے کیڑے ہیں اس لئے اس سے پرے نہیں جا سکتے۔ اصل دُعا دین ہی کی دُعا ہے۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء)

جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلسِ مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلسِ مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ امان ۱۳۵۳ہش (مطابق ۲۹-۳۰-۳۱ مارچ ۱۹۷۴ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو گی۔

(سیکرٹری مجلسِ مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ر امان ۱۳۵۳ ہش

شیطان کے دو متضاد حربے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شیطان کے دو متضاد حربوں کا ذکر کیا ہے۔ ان دونوں حربوں کو جو باہم متضاد واقع ہوئے ہیں شیطان انسانوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے استعمال کرتا ہے۔ جب انسان دین کی راہ میں خرچ کرنا چاہتا ہے تو شیطان اسے فقر سے ڈراتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو دین کی راہ میں خرچ کرے گا تو فقر تجھے آ گھیرے گا اور تو محتاج ہو جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ شیطان کے اِس حربہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ
يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

(البقرہ آیت ۲۶۹)

ترجمہ:۔ شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کی تلقین کرتا ہے اور اللہ اپنی طرف سے ایک بڑی بخشش اور بڑے فضل کا تم سے وعدہ کرتا ہے اور اللہ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اِس کے بالمقابل جب دنیوی عیش و آرام اور اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل پر مالی خرچ کرنے کا سوال ہو تو وہی شیطان (جو محتاجی کا خوف دلا کر دین کی راہ میں خرچ کرنے سے انسان کو روکنے کی کوشش کرتا ہے) اسے اسراف کی ترغیب دلاتا اور یہ باور کراتا ہے کہ مال خرچ کرنے ہی کے لئے ہے اسے اپنی خواہشات پر جتنا لٹاؤ گے یہ اتنا ہی بڑھے گا۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسراف کرنے والوں کو شیطانوں کے بھائی قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اسراف کرنے والے لوگ یقیناً شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ہی ناشکر گزار ہے۔

ہر چند کہ اِن دونوں آیات میں شیطان کے ان دونوں متضاد حربوں کا ردّ موجود ہے تاہم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور کئی مقامات پر بھی واضح فرمایا ہے کہ شیطان کا لوگوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے روکنا اور خرچ کرنے کی صورت میں محتاجی سے ڈرانا سراسر بے معنی ہے اور اِسی طرح اس کا دنیوی ضروریات پر بے انداز خرچ کرنے کی ترغیب دلانا بھی سراسر دھوکہ دہی پر مبنی ہوتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے سے انسان محتاج نہیں ہوتا بلکہ اس سے انسان کے مال میں برکت پڑتی ہے اور خدا تعالیٰ ایسے انسان کے مال کو نہ صرف بڑھاتا ہے بلکہ بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے اپنے مال کو اس دُنیا کی آسائشوں پر خرچ کرنے میں ہی منہمک رہتے ہیں وہ اپنے آپ کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے دنیوی زندگی کی آسائشوں پر بے دریغ خرچ کرنے والوں کو ان کے انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ
فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ۭ
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

(آلِ عمران آیت ۱۱۸)

ترجمہ:۔ جو کچھ لوگ اِس قریب کی زندگی کے متعلق خرچ کرتے ہیں اُس خرچ کی حالت اُس ہوا کی حالت کی طرح ہے جس میں سخت سردی ہو اور وہ ایسی قوم کی کھیتی پر چلے جس نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہو۔ پھر وہ اسے تباہ کر دے۔ اور اللہ نے اُن لوگوں پر ظلم نہیں کیا۔ ہاں! یہ اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کر رہے ہیں۔

اِس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ شیطان کے دوسرے حربے یعنی انفاق فی سبیل اللہ سے منع کرنے میں محتاجی کا خوف دلانے کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ
حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ
يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۶۲)

ترجمہ:۔ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے اِس فعل کی حالت اُس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اُگائے اور ہر بالی میں سَو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھ کر دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

سو گویا شیطان دونوں حالتوں میں سراسر جھوٹ اور فریب سے کام لیتا ہے۔ جب وہ کسی انسان کو دُنیوی شان و شوکت اور عیش و آرام پر بے دریغ مال خرچ کرنے کی ترغیب دیتا ہے تو وہ اسے تباہی کے راستہ پر ڈال کر اُس کے ساتھ دشمنی کر رہا ہوتا ہے۔ اور اسی طرح جب وہ محتاجی کا خوف دلا کر انسان کو انفاق فی سبیل اللہ سے روک رہا ہوتا ہے تو بھی وہ اُس کے ساتھ دشمنی کر رہا ہوتا ہے، غرض اس کی یہ ہوتی ہے کہ اس کے مال میں برکت نہ پڑے اور وہ اس میں بے انداز موعودہ اضافہ سے محروم رہے۔ شیطان کے یہ دونوں حربے اپنی نوعیت کے اعتبار سے تو متضاد ہوتے ہیں لیکن دونوں کی غرض اور نتیجہ مشترک ہوتا ہے یعنی انسان کی ہلاکت اور اس کی بہر طور تباہی۔

انسان کے لئے عافیت اِسی میں ہے کہ وہ کسی حال میں بھی شیطان کے دھوکہ میں نہ آئے۔ دنیوی زندگی پر خرچ کرنے میں اسراف سے مجتنب رہتے ہوئے اعتدال کو ہاتھ سے نہ جانے دے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں اِس خوف سے خرچ کرنے سے نہ گھبرائے کہ وہ غریب ہو جائے گا۔ دونوں صورتوں میں شیطان کے بہکائے میں نہ آنے اور خدائی احکام پر عمل کرنے کے نتیجہ میں اسے برکت پر برکت ملتی چلی جائے گی اور وہ تباہی کے گڑھے میں گرنے سے محفوظ ہو جائے گا۔

پس اسراف سے اجتناب اور خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ انفاق ایک مومن کے لئے کامیابی کی دو کنجیاں ہیں انہیں سے اس کے لئے دُنیا میں بھی اور دین میں بھی ترقیات اور خیر و برکت کے دروازے کھلتے ہیں ؛

وقفِ عارضی اور جماعتی عہدیداران کا فرض

وقفِ عارضی کی نہایت بابرکت اور اہم تحریک کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"پس مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقفِ عارضی میں شامل ہو۔ اِس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اِس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں نبھانے کی توفیق عطا کرے۔"

(الفضل ۲۷ ظہور ۱۳۴۸ ہش)

جملہ عہدیداران خود بھی وقفِ عارضی میں شامل ہوں اور جملہ احباب جماعت کو بھی اِس میں شمولیت کی تلقین فرمائیں۔ پُر کرنے کے لئے فارم دفتر وقفِ عارضی سے طلب فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی اولوالعزمی کی ایک مثال

(مکرم مولوی محمد منور صاحب فاضل سابق مبلغ مشرقی افریقہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولوالعزمی کی بے شمار مثالیں جماعت احمدیہ کے افراد کے سامنے ہیں ان میں سے ایک واقعہ میں قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

احباب کو معلوم ہے کہ تقسیم ہند کے آخری اعلان سے قبل ہی حضور لاہور تشریف لے آئے تھے آپ یہاں سے جماعت قادیان کو ہدایات بھجوانے اور جماعت کی حفاظت اور انخلاء اور دوبارہ آبادکاری کے بارہ میں منصوبے تیار کر رہے تھے۔ جب پاکستان معرضِ وجود میں آگیا اور ہمارا مقدس مرکز قادیان ہندوستان کا حصہ بن گیا تو قادیان کو آباد رکھنے کے لئے رضاکاروں کی ضرورت تھی۔ خاکسار نے بھی بطور درویش قادیان میں رہنے کی پیشکش کی مگر جب یہ فہرست حضور کی خدمت میں پیش ہوئی تو حضور نے خاکسار کو پاکستان بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ چنانچہ خاکسار ۱۷ر نومبر ۱۹۴۷ء کو قادیان سے لاہور پہنچا۔ یہاں آتے ہی مجھے مشرقی افریقہ جانے کی تیاری کا حکم ملا۔ ایک مہینہ کے اندر اندر والدین اور دیگر رشتہ داروں سے مل کر خاکسار لاہور واپس پہنچ گیا۔ اس وقت ساری جماعت کس مپرسی کی حالت میں تھی۔ ربوہ ابھی آباد نہیں ہوا تھا۔ تحریک جدید کے دفاتر بھی برائے نام چل رہے تھے۔ کوئی دفتر کسی عمارت میں اور کوئی دفتر کسی عمارت میں۔ وکالت تبشیر کے دفتر میں فرنیچر بھی ناکافی تھا۔ ہمارے وکیل التبشیر اس وقت حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب مرحوم و مغفور تھے جو چارپائی پر بیٹھ کر ہی ضروری امور سرانجام دیا کرتے تھے ملکی حالات بالکل مخدوش تھے اور ہمارا دفتر کسی جہاز راں کمپنی سے بھی رابطہ قائم نہ کر سکا تھا۔ اس غریب الوطنی اور بے کسی کی حالت میں ہمارے خدا کے اولوالعزم خلیفہ نے حکم دیا کہ پانچ نوجوانوں کو فوری طور پر افریقہ بھجوا دیا جائے۔ یکم جنوری ۱۹۴۸ء کو ہمیں لاہور سے کراچی جانے کا ارشاد ہوا۔ چونکہ گاڑی دن کو دس بجے کے قریب چھوٹتی تھی اس لئے ہم نے سوچا کہ فجر کی نماز کے بعد حضور سے ملاقات ہو جائیگی لیکن بدقسمتی سے حضور کی طبیعت اسی روز ناساز تھی اور فجر کی نماز کے لئے حضور تشریف نہ لا سکے۔ صحت کی خرابی کی صورت میں ملاقات کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ خاکسار نے ایک مختصر عریضہ کے ذریعہ درخواست بھجوائی کہ افریقہ جانے والے پانچوں خدام حاضر ہیں آج روانگی ہے۔ حضور اپنی دعا سے ہمیں رخصت فرمائیں۔

یہ تو ہمیں توقع ہی نہیں تھی کہ حضور بیماری کی حالت میں ہمیں شرف ملاقات بخشیں گے۔ بس اتنی خواہش تھی کہ حضور دعا فرمادیں اور روانگی کی اجازت سے سرفراز فرمائیں مگر جب عریضہ حضور کی خدمت میں پیش ہوا تو یہ جواب سن کر ہماری حیرت اور خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ علالت طبع کے باوجود حضور باہر تشریف لاکر ہمیں ملاقات کا شرف بخشیں گے۔ چنانچہ چند لمحوں بعد روئی کا لمبا جبہ پہنے حضور تشریف لے آئے پانچوں خدام کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف بخشا اور لمبی اجتماعی دعا فرمائی دوسرے ساتھیوں کی قلبی کیفیات کا تو علم نہیں۔ لیکن میرا اپنا یہ حال تھا کہ رقت سے جسم کا ذرہ ذرہ کانپ رہا تھا۔ میں نے بے اختیار ہو کر اپنے آپ کو حضور کی باہوں میں ڈال دیا اور بالکل بے خودی کی حالت میں دیر تک حضور کے مقدس سینہ سے چمٹا رہا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ماں۔ باپ اور دیگر رشتہ داروں کو الوداع کہتے ہوئے دل کی یہ حالت نہ تھی بلکہ ایک گونہ سکون۔ اطمینان اور خوشی کے جذبات دل میں موجزن تھے کہ خدا تعالےٰ نے ایک بڑی آزمائش سے نکال کر اپنے دین کی خدمت کا موقع بخشا ہے مگر حضور سے ملتے وقت دل کی کیفیت ہی کچھ اور تھی اور دنیا میں اس وقت ہمارا محبوب ترین اور محسن ترین اگر کوئی وجود تھا تو وہ حضرت فضل عمر المصلح الموعودؓ ہی کا مقدس وجود تھا روحانی حیات تو ہمیں آپ ہی کے طفیل ملی تھی لیکن مجھے پختہ یقین ہے کہ ہماری جسمانی حیات اور سلامتی کا واحد ذریعہ بھی حضور پُرنور کی شبانہ روز دعائیں اور بھرپور مساعی ہی تھیں جو لاہور میں بیٹھکر حضور ہمارے لئے فرما رہے تھے۔

کراچی پہنچکر معلوم ہوا کہ جنوری یا فروری میں کسی جہاز میں ہمیں جگہ نہیں مل سکتی۔ کیونکہ سارے جہاز پاکستان سے ہندوؤں اور سکھوں کو بھارت لے جانے میں لگے ہوئے ہیں۔ پورے دو مہینے ہم کراچی میں رہے اور مارچ کے پہلے ہفتے میں ہمیں صرف کراچی سے بمبئی تک ایک جہاز میں جگہ ملی۔ ہماری روانگی سے قبل گاندھی جی قتل ہو چکے تھے۔ اسلئے جب ہم بمبئی پہنچے تو وہاں بھی امن کی حالت سخت مخدوش تھی اور ہر وقت ہندو مسلم فساد کا خطرہ تھا۔ جب ہم بمبئی کی بندرگاہ پر پہنچ کر کسٹم کروا رہے تھے تو کسٹم کے ہندو ملازمین نے ہم سے بڑی بدسلوکی کی۔ صندوق کھول کر بجائے اشیاء کی پڑتال کرنے کے انہوں نے ہمارے کپڑے وغیرہ اس طرح اٹھا اٹھا کر بکھیر دئے کہ گویا انہیں دوبارہ جمع نہیں کیا جائے گا۔ جو افسر میرا پاسپورٹ چیک کر رہا تھا اس نے یہ پڑھ کر کہ مجھے مبلغ کے طور پر مشرقی افریقہ جانا ہے میری طرف خون آلود نظروں سے دیکھکر پوچھا کہ کیا وہاں بھی پاکستان بنانے چلے ہو میں نے اسے کوئی جواب نہ دیا اور بات ختم ہو گئی۔

ان سارے حالات میں میں نے دیکھا کہ سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی دعاؤں اور تربیت کے طفیل ہمارے دل میں بھی چٹان کی طرح پختہ عزم پیدا ہو گیا تھا اور کسی مخالف کی دشمنی یا حالات کی ناسازگاری ہمارے دلوں کو مرعوب نہیں کر سکتی تھی بلکہ ہمارے دل بھی دلیری اور اولوالعزمی کی عکاسی کرنے لگ گئے تھے جو ہمارے محبوب امام کا نمایاں وصف تھا۔

بمبئی سے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما اور خاکسار مشرقی افریقہ کے لئے اور مکرم مولوی صالح محمد صاحب۔ مکرم سید احمد شاہ صاحب اور مکرم مولوی محمد صادق صاحب لاہوری مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاز کے سفر میں بار بار حضور کا یہ شعر زبان پہ آتا تھا ؎

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

گو ان واقعات پر پچیس سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن جب بھی یہ واقعات یاد آتے ہیں دل میں یہ یقین میخ کی طرح گڑا ہوا محسوس ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے پاک مسیح علیہ السلام کو جو خبر دی تھی کہ مصلح موعود "اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا" حرفاً حرفاً پوری ہوئی اور ہم نے اپنی زندگیوں میں بارہا دیکھا کہ سیدنا محمودؓ اپنے سارے کاموں میں اولوالعزمی کی عظیم شان دکھاتے تھے اور وقتی مصائب و مشکلات آپ کے دل کو خوفزدہ کرنے کی بجائے آپ کے لئے مہمیز ثابت ہوتی تھیں اور آپ شیروں کی طرح مردانہ وار آگے قدم بڑھاتے تھے اور مشکلات دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے پہاڑ شکن عزم کے سامنے اس طرح کافور ہو جاتی تھیں جس طرح آفتاب کی تیز کرنوں کے سامنے صبح کے وقت کا کہر آناً فاناً غائب و مضمحل ہو جاتا ہے۔ حضور نے اپنی ایک معرکۃ الآراء نظم میں فرمایا تھا کہ ؎

عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

یہ شعر بھی حضورؓ کے اس عزم کی عکاسی کرتا ہے لیکن جس رنگ میں عملاً حضورؓ نے نامساعد بلکہ مخالف حالات میں دعوتِ اسلام کے کام کو جاری رکھا اور قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھایا وہ اس شعر کی بہترین شرح اور تفسیر ہے اور ساری جماعت کو رہتی دنیا تک دعوتِ عمل دیتا رہے گا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الفردوس مثواہ۔

وصولی چندہ سال ۳۹/۲۹ کیلئے آخری یاددہانی

۳۰ اپریل سے پہلے تحریک جدید کے سال ۳۹/۲۹ کا بقایا چندہ داخل خزانہ ہونا ضروری ہے تاکہ تحریک جدید ان ذمہ داریوں سے پوری طرح عہدہ برآ ہو سکے جو سال رواں کے بجٹ سے تعلق رکھتی ہیں۔

مجلس شوریٰ کے سلسلہ میں ان سطور کو آخری یاددہانی تصور فرمایا جائے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو محاسبہ کے وقت اچھے نتائج پیش کرنے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنزانیہ میں تبلیغِ اسلام

تینتیس ۳۳ افراد کا قبولِ احمدیت

(مکرم مولوی عبدالکریم شرما صاحب مبلغ انچارج تنزانیہ مشرقی افریقہ)

فروری کے پہلے ہفتہ میں خاکسار باگاموپو گیا تھا۔ یہ قصبہ دارالسلام کے شمال میں ۴۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ عرب دورِ اقتدار میں آباد ہوا تھا۔ جرمن دورِ اقتدار میں کچھ عرصہ تک ٹانگانیکا کا دارالخلافہ بھی رہا۔ مشرقی افریقہ میں سب سے پہلا عیسائی مشن ۱۸۶۸ء میں یہیں قائم ہوا تھا۔ اب یہ قصبہ ضلعی ہیڈکوارٹر ہے۔ اسلامی اثر یہاں غالب ہے۔ تاریخی آثار کے لحاظ سے اس قصبہ کو اہمیت حاصل ہے لیکن اس قصبہ کے ساتھ بعض تلخ یادیں بھی وابستہ ہیں۔ عرب دورِ اقتدار میں یہاں سے افریقی غلام برآمد کئے جاتے تھے۔ عیسائی مشن اگرچہ اس قصبہ میں کمزور حالت میں ہے لیکن وہ افریقی جذبات کو اسلام کے خلاف بھڑکانے کا کام کر رہا ہے۔ غلامی کی یادوں کو تازہ کرنے کے لئے مشن نے یہاں ایک عجائب گھر قائم کیا ہوا ہے۔ اس میں گزشتہ ادوار کی یادگاریں۔ تصاویر اور دستاویزات رکھی ہوئی ہیں۔ جن سے غلاموں کی ناگفتہ بہ حالت اور عیسائی مشنوں کی غلاموں کو آزاد کرانے کی جدوجہد آشکار ہوتی ہے۔ عربوں کے پرانے مکانات اور حویلیاں جن میں غلاموں کو بند کیا جاتا تھا۔ اور وہ مقامات جہاں کاروان آکر ٹھہرتے تھے اور جہاں سے غلاموں کو کشتیوں میں سوار کیا جاتا تھا۔ سب محفوظ ہیں۔

خاکسار تین روز اس قصبہ میں رہا۔ ضلع کے افسران سے ملاقات کی۔ قصبہ کے بااثر شیخ محمد راشد اور دیگر ائمہ مساجد سے اور اسلام کے مستقبل کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔ اس جگہ ایک ٹیچرز ٹریننگ کالج ہے۔ جہاں ان دنوں اندرون ملک سے اساتذہ ریفریشر کورس کے لئے آئے ہوئے تھے۔ کالج کے سٹاف اور کورس کے لئے آئے ہوئے اساتذہ سے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔ ایک مخلص احمدی نوجوان مسٹر محمد کیبینڈے (KIBINDE) یہاں سرکاری ملازم ہیں۔ ان کے ہمراہ یہاں کے سکنڈری سکول میں گیا۔ سکول میں [illegible] طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے [illegible] طلباء کو جمع کیا۔ خاکسار کا تعارف کرایا اور طلباء کو خطاب کرنے کا موقع دیا۔ خاکسار نے اسکول کی لائبریری کے لئے اسلامی کتب پیش کیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے اعلان کیا کہ ہفتہ میں ایک دن جماعت احمدیہ کا نمائندہ سکول میں دینیات پڑھایا کرے گا [illegible] استفادہ کریں۔

مسٹر کیبینڈے نے ہفتہ میں ایک دن پڑھانے کی ذمہ داری لی ہے۔ یہ نوجوان بڑے علم دوست ہیں۔ "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" اور بعض دیگر کتب کا انہوں نے سواحیلی میں ترجمہ کیا ہے۔ سواحیلی زبان میں بڑی عمدہ دینی نظمیں کہتے ہیں۔ دارالسلام واپس آکر خاکسار نے اس سکول کی لائبریری کے لئے سواحیلی اور انگریزی لٹریچر بھجوایا۔

تنزانیہ ہائی کورٹ کے ایک جج جسٹس مسٹر وائی ماکاسینڈو نے ٹیلیفون کیا کہ انہیں اسلامی لٹریچر کی ضرورت ہے۔ ہائی کورٹ میں جاکر ان کے کمرے میں ان سے ملاقات کی۔ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ بعض اسلامی مسائل اور حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب سے زندہ بچ جانے کے متعلق ان سے تفصیلی بات ہوئی۔ انہوں نے اس موضوع پر لٹریچر کا شوق ظاہر کیا جو انہیں پیش کی گئی۔ اسی طرح ہائیکورٹ کے رجسٹرار مسٹر مقدم سے بھی گفتگو ہوئی۔ یہ مسلمان عرب نوجوان ہیں اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر کے مداح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا مستقبل روشن بنائے۔ آمین۔

دارالتبلیغ میں مختلف اوقات میں دس غیر احمدی دوست اور پانچ عیسائی زائر آئے ان سے مذہبی گفتگو کی اور لٹریچر دیا۔ خاکسار کی تنزانیہ میں آمد کی خبر پاکر پندرہ احمدی جماعتوں کے نمائندگان ملنے آئے۔ ان سے جماعتی حالات اور سرگرمیوں کا علم ہوا۔ انتظامی اور تربیتی امور کے بارہ میں ان سے باتیں ہوئیں۔ خاکسار نے مبلغین اور معلمین کو تحریک کی تھی کہ اپنے اپنے علاقہ کے سکولوں میں دینیات پڑھانے کی اجازت حاصل کریں۔ اس وقت تک چھ سیکنڈری سکولوں اور ایک پرائمری سکول میں پڑھانے کی اجازت مل گئی ہے اور مبلغین اور معلمین نے کورس کے مطابق پڑھانا شروع کر دیا ہے۔ تنزانیہ میں تمام تعلیمی ادارے سرکاری طور پر چلائے جا رہے ہیں۔

(اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنوری کے مہینے میں ۳۳ نئے افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ آمین)

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

ٹیلیویژن کے حُسن و قبح پر ایک نظر

(مکرم سید ساجد احمد صاحب۔ شرقی باولی۔ کھاریاں شہر)

بعض چیزیں اس طرح آہستہ آہستہ ہماری زندگی کا جزو بن جاتی ہیں کہ ان کا ہونا یا نہ ہونا خاصا اہم سوال پیدا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ گاؤں میں حقہ اور شہر میں چائے۔ کوئی دیہاتی مہمان گاؤں جائے اور اسے حقہ سلگا کے نہ دیا جائے تو اسے ہمیشہ شکایت رہے گی اور شہر میں کسی "شہری" سے چائے نہ پوچھی جائے تو اسے سدا گلہ رہے گا۔ حالانکہ نہ حقہ آبِ حیات ہے اور نہ چائے انسانی زندگی کا جزوِ لاینفک۔ اسی طرح ہمارے معاشرے میں ٹی۔ وی امارت کا ایک سائن بورڈ بن گیا ہے اگر آپ کے یہاں ٹی وی ہے تو آپ پر امارت کی چھاپ لگ گئی اور نہیں ہے تو مخاطب یہی سمجھے گا کہ خریدنے کی توفیق نہیں ٹی وی ایک قیمتی شے ہے اور ظاہر ہے جو کوئی اس کی قیمت ادا کر سکتا ہوگا وہی خریدے گا۔ ہر شخص اسے خرید نہیں سکیگا اور خریدنے والا بھی۔ الا ماشاء اللہ۔ یہ نہیں سوچتا کہ ان ہزار روپوں کا ٹیلیویژن خریدنے سے بہتر کوئی اور مصرف نہیں ہے؟ ٹی وی علوم کا گہوارہ ہے۔ پروگرام کے دوران میں کئی بار عالمی واقعات و اخبار سے مطلع کیا جاتا ہے۔ کئی ان دیکھے مقامات سے گھر بیٹھے واقفیت ہو جاتی ہے۔ اور ہم ان کے گلی کوچوں سے ہو آتے ہیں۔ مقررین اپنی آرا کو زبانی بیان کے علاوہ سمجھانے کے لئے تصویریں بھی استعمال کرتے ہیں اسی طرح ان کے لب و لہجہ کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ ساتھ ان کی حرکات و سکنات۔ افہام و تفہیم میں آسانی پیدا کرنے کا باعث بن جاتی ہیں۔ لیکن ان اور دیگر بہت سی خوبیوں والی اس کھانڈ میں کچھ ایسا زہر بھی ملا دیا گیا ہے کہ اس زہر سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ سارا پیالہ ہی انڈیل دیا جائے اور جب تک بغیر زہر کے کھانڈ بازار میں نہ آئے۔ پیالے کی حفاظت کی جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ جن قوموں نے ٹی وی ایجاد کیا۔ انہوں نے اپنی روایات اور اپنے ذوق اور اپنے معاشرے کے حالات کے مطابق ٹی وی پر پیش کرنے کے پروگرام بھی وضع کئے۔ اور ٹی وی نے ان کے تہذیبی ورثے کی حفاظت اور اس کی ترقی میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ جب ہم نے اس ایجاد کو اپنایا تو چاہیئے یہ تھا کہ ہم اپنے ماحول۔ اپنی تہذیب۔ اپنی روایات اور اپنے نظریات کے مطابق وہ پروگرام ترتیب دیتے جو ہم نے ٹی۔ وی پر پیش کرنا تھے۔ لیکن ہم پروگراموں کا انداز بھی ٹی۔ وی مشینری کے ساتھ ہی یورپ سے گھسیٹ لائے اور آج ٹی۔ وی کے ارباب، حل و عقد مشرق کو مغرب کے سانچے میں ڈھالنے کی انتہائی مشکل کوشش میں مصروف ہیں۔ چاہے اس کوشش میں ہمارا اپنا اندازِ فکر۔ ہماری اپنی روایات ماضی کے طاقچوں کی زینت بن کر رہ جائیں۔

ٹی۔ وی پروگراموں کی موجودہ صورت میں صرف اسی شکل میں استعمال کیا جا سکتا ہے کہ ہمارا ہاتھ ہمیشہ اس کے گلے پر رہے اور کبھی کبھار اگر کوئی پروگرام ایسا آجائے جو قرآنی تعلیمات کو پس پشت ڈالے بغیر تیار کیا گیا ہو تو سن لیا جائے لیکن یہ کوئی قابل تحسین طرزِ عمل نہیں ہے۔ کہ گانا ہو رہا ہے اور کوئی صاحبہ ناچ رہی ہیں اور ٹی وی کا پردہ ہمارے مردوں اور عورتوں سب کی نگاہ شوق کا مرکز بنا ہوا ہے ایسے لوگوں کی آئندہ اولادوں کی اگر اچھی تربیت نہیں ہوتی تو اس میں ان لوگوں کا بھی حصہ ہوگا جنہوں نے خود محسوس کیا اور انہیں احساس نہ دلایا۔

ٹی۔ وی میں فی ذاتہٖ کوئی خرابی نہیں لیکن آج کل اس کے پروگراموں کی جو صورت ہے وہ نہ صرف قرآن مجید کی کئی ہدایات کے متضاد ہے بلکہ تحریکِ احمدیت کے بنیادی مقاصد کے حصول میں ممد ہونے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ بچہ نہیں سمجھتا کہ آگ میں ہاتھ ڈالنا اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ ٹی وی گھر میں ہو تو وہ کوشش کرے گا کہ انگریزی فلم بھی دیکھے اور اردو فلم کا بھی شوق فرمائے ڈرامہ بھی ضرور دیکھے اور ناچ سے بھی لطف اندوز ہو۔ آگ میں ہاتھ ڈالیں تو ہاتھ جلتا ہے اور انسان آگ سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے لیکن یہ تو ایسی آگ ہے جو ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی ہے کہ ہاتھ جلتا بھی محسوس نہیں ہوتا۔ البتہ کچھ عرصے بعد خاندان کی ماڈرنائزیشن (تہذیب) ضرور ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اللہ تعالیٰ کے الہام کے مطابق ضرور ایسی آگوں سے بچایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن ہمارے وہ دوست جنہوں نے ابھی تک ٹی وی نہیں خریدا۔ نہیں خریدیں گے جب تک کہ پروگراموں میں نمایاں تبدیلی نہ کی جائے اور جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سَو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین

(۲)

صفِ دوم

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۸۵	مکرم سید تفضل حسین شاہ صاحب چیف انجنیئر واپڈا سرگودھا	۲,۰۰۰
۸۶	" چوہدری محمد اکبر خاں صاحب چک ۵۹۱ گنگاپور ضلع لائل پور	۲,۰۰۰
۸۷	" نواب زادہ محمود احمد خاں صاحب ربوہ حال راولپنڈی	۲,۰۰۰
۸۸	" چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ ہیڈ خانکی ضلع گوجرانوالہ	۲,۰۰۰
۸۹	" خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ	۲,۰۰۰
۹۰	" ڈاکٹر محمد عبد القدیر صاحب قاضی احمد ضلع نواب شاہ	۲,۰۰۰
۹۱	" کرنل افضال احمد صاحب بھٹی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی	۲,۰۰۰
۹۲	محترمہ اشرف بیگم صاحبہ بیگم مکرم محمد افضل صاحب مخدوم سابق سیشن جج لاہور	۲,۰۰۰
۹۳	مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مراد کلاتھ ہاؤس لائل پور	۲,۰۰۰
۹۴	" ملک عبد الرشید صاحب مع والدین جناح کالونی لائل پور	۲,۰۰۰
۹۵	لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ لائل پور	۲,۲۶۹
۹۶	مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ چک ۳۰/۱۱-ایل ساہیوال	۲,۰۰۰
۹۷	" حبیب اللہ صاحب بٹ محمد علی سوسائٹی کراچی	۲,۱۰۰
۹۸	" چوہدری عبد الماجد صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی	۲,۰۰۰
۹۹	" چوہدری بشیر احمد صاحب ریڈیو انجنیئر منوڑا کراچی	۲,۰۰۰
۱۰۰	طالبات نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۲,۲۲۷
۱۰۱	مکرم مرزا الطاف الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ننکانہ ضلع شیخوپورہ	۲,۰۰۰
۱۰۲	حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۲,۰۰۰
۱۰۳	محترمہ بیگم صاحبہ مکرم میجر شیر احمد صاحب کھاریاں ضلع گجرات	۲,۰۰۰
۱۰۴	مکرم رانا محمد بشیر احمد صاحب اسسٹنٹ کمشنر بھلوال ضلع سرگودھا	۲,۰۰۰
۱۰۵	" چوہدری بشیر احمد صاحب ارائیں ناصر آباد اسٹیٹ تھرپارکر	۲,۰۰۰
۱۰۶	" چوہدری منور احمد صاحب باندھی ضلع نواب شاہ	۳,۰۰۰
۱۰۷	" حفیظ اللہ صاحب حیدرانی اسسٹنٹ انجنیئر ریلوے بھکر	۲,۰۲۰
۱۰۴	" چوہدری مختار احمد صاحب سیال باگڑ سرگانا ضلع ملتان	۲,۰۰۰
۱۰۹	" آر۔ ڈی۔ احمد صاحب بار ایٹ لاء کراچی	۲,۰۰۰
۱۱۰	" شیخ فضل حسین صاحب فضل احمد صاحب جناح کالونی لائلپور	۲,۰۰۰
۱۱۱	" لطیف احمد صاحب بٹر نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ	۲,۰۰۰
۱۱۲	" چوہدری نصر اللہ خاں صاحب چک ۵۵/۲-ایل ضلع ساہیوال	۲,۱۰۰
۱۱۳	" شیخ عزیز احمد صاحب مرحوم بذریعہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب گوجرانوالہ	۲,۱۰۰
۱۱۴	" مبارک احمد صاحب ارشاد دستگیر سوسائٹی کراچی	۲,۰۰۱
۱۱۵	محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نبی احمد صاحب محمد علی سوسائٹی کراچی۔	۲,۰۰۰
۱۱۶	مکرم ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب انصاری منجانب حاجی بقاء اللہ صاحب مرحوم۔ کراچی	۲,۰۰۰
۱۱۷	محترمہ بیگم ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب انصاری منجانب مکرم سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم کراچی۔	۲,۳۰۰
۱۱۸	مکرم محمود احمد صاحب بھٹی محمد علی سوسائٹی کراچی	۲,۰۰۰
۱۱۹	" میرزا محمد بشیر احمد صاحب منوڑہ کراچی	۲,۰۰۰
۱۲۰	" شیخ عبد المجید صاحب ڈیفنس کالونی کراچی	۲,۰۰۰

ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے حسبِ فیصلہ شوریٰ مجلس انصار اللہ ہر مجلس انصار اللہ کے لئے اس کی خریداری ضروری ہے اس لئے جملہ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے لئے کم سے کم ایک رسالہ ضرور جاری کروائیں۔ جن مجالس میں پہلے سے رسالہ جا رہا ہے ان زعماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے رسالہ کی قیمت مبلغ -/۸ روپے منیجر ماہنامہ انصار اللہ کے نام بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

ضروری اعلان

ایسے قائدین مجالس جن کو نئے دو سال ۱۳۵۲ ہش، ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۳ء - ۱۹۷۵ء کے لئے منظوری مل چکی ہے فوری طور پر مجلس عاملہ تجویز کر کے صدر محترم کی خدمت میں منظوری کے لئے ارسال فرماویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم ڈاکٹر عبد الصمد صاحب معرفت چوہدری احمد یوسف صاحب محلہ دار الصدر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب ایڈووکیٹ وفات پا چکے ہیں مرحوم کے ذاتی کھاتہ ۱۸/۳۱ امانت تحریک جدید میں اس وقت مبلغ -/۱۵۰۰ روپے موجود ہیں۔ استدعا ہے کہ رقم مذکورہ بالا میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان کو بحصص شرعیہ ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرماویں۔ (۱) عبد القدوس صاحب پسر (۲) رضیہ بیگم صاحبہ (۳) عطیہ بیگم صاحبہ (۴) مجیدہ عزیز صاحبہ دختران۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دُعائے مغفرت

محترم خواجہ عبد الحمید صاحب آف کراچی ابن محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم (ڈیرہ دون) جو کچھ عرصہ سے دل کے اور بلڈ پریشر کے عوارض سے صاحبِ فراش تھے قضائے الٰہی سے ۱۶ر فروری ۱۹۷۴ء کو کراچی میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

(ملک بشیر احمد نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم مبارک احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی گیٹ لاہور بعارضہ "بلڈ پریا" تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور البرٹ وکٹر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

۲۔ مکرم مستری اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال کرتو ضلع شیخوپورہ بعارضہ کھانسی و بخار بیمار ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو بھی شدید کھانسی کی تکلیف ہے۔

۳۔ مکرم محمود احمد صاحب سعید کارکن وکالتِ تبشیر کی لڑکی بعمر ۶ سال کی ایک ٹانگ ابلتے پانی میں گر نے کی وجہ سے بری طرح جل گئی ہے جس کی وجہ سے بچی کو سخت تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب مریضوں کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

هُوَ الشَّافِي

درد سے پریشان ہو کر دانت مت نکلوائیے

اینٹی پائیوریا -/۱۰ ANTI PYORRHOEA.

اینٹی کیریز -/۱۰ ANTI CARIES.

استعمال کیجئے اور درد سے مستقل نجات پائیے

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

سٹاکسٹ:۔ کریم میڈیکل ہال امین پور بازار لائلپور

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقہ میں احمدی ڈاکٹروں کی مقبولیت خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی جا رہی ہے

اعلیٰ سرکاری حکام اور چیفس بکثرت ہمارے ہسپتالوں میں علاج کے لئے آتے ہیں

ارضِ بلالؓ میں مجلس نصرت جہاں کے تحت طبّی خدمات سرانجام دینے والے احمدی ڈاکٹر خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنے مریضوں کا پوری توجہ اور ہمدردی سے علاج کر رہے ہیں۔ جن جن علاقوں میں وہ متعین ہیں وہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کا نیک اثر قائم ہو چکا ہے حتیٰ کہ ان علاقوں کے سرکردہ افسران اور حکام بھی جنہیں سرکاری ہسپتالوں میں زیادہ سہولتیں میسر آ سکتی ہیں احمدیہ ہسپتالوں میں علاج کروانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

ہمارے ڈاکٹر صاحبان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا اور راہنمائی کے لئے باقاعدگی سے خطوط لکھتے ہیں اور اپنی رپورٹوں میں اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کے قرآنی ارشاد کے مطابق خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے انعامات اور اس کی نعمتوں کا تذکرہ بھی کرتے ہیں چنانچہ ہمارے ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس جو غانا کے شہر سویڈرو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب طبّی خدمات سرانجام دے رہے ہیں حضور کی خدمت میں اپنے خط ۶ رفروری ۱۹۷۲ء میں رقمطراز ہیں:۔

"سیدنا و امامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سیدی! بعض اوقات حقائق کے اظہار سے اس لئے بھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں تکبّر یا ریاکاری یا خودستائی شامل نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور ہر وقت اپنی راہنمائی میں ہدایت کی راہوں پر چلائے۔ آمین ثم آمین۔

سیّدی! احمدیہ ہسپتال سویڈرو میں ان دنوں بڑی کثرت سے اور انکساری کے ساتھ متعدد چیف علاج کے لئے آ رہے ہیں محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ یہ وہی چیف ہیں جو اپنی برتری کا مظاہرہ کر کے اپنے علاقہ میں ہر قسم کی سہولتوں کے حصول کے طالب ہوتے ہیں۔ کچھ دن ہوئے ایک مریض بہت انکساری سے اپنی بیماری کے حالات بیان کر رہا تھا اور خاکسار اس کا معائنہ کر رہا تھا کہ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول پولٹسن بمع ایک احمدی دوست کمرے میں داخل ہوئے دورانِ گفتگو اس افریقن احمدی دوست نے اس مریض سے جس کا خاکسار معائنہ کر رہا تھا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ یہ فلاں علاقے کا چیف ہے۔

۴ رفروری کو ایک مریض آیا جو اپریشن کی فیس پہلے جمع کروا چکا تھا اور کل اس کے داخلہ کی باری تھی جب داخلے کے لئے حاضر ہوا تو کہنے لگا کہ میں چیف ہوں مجھے ایک علیحدہ کمرہ درکار ہے خاکسار نے اس کو بتایا کہ گو آپ کے حفظِ مراتب کا مجھے احساس ہے لیکن خاکسار مجبور ہے ہسپتال ہذا میں ایسا کوئی انتظام نہیں ہے۔ وہ فوراً راضی ہو گیا اور اپنے الاٹ شدہ بستر پر چلا گیا۔

آج ہمارے علاقے کے پیراماؤنٹ چیف کی بیوی علاج کے لئے آئی اور ساتھ ہی اپنے خاوند کا رُقعہ بھی لائی کہ میری بیوی کا بڑی توجہ سے علاج کریں جتنا بھی خرچ آئے گا وہ میں دوں گا۔

جس چیف کو اپریشن کے لئے داخل کیا گیا اس نے ایک اَور مریض کی طرف جو کہ WHEEL CHAIR پر بیٹھا ہوا تھا اشارہ کر کے مجھے بتایا کہ یہ مریض فلاں علاقے کا چیف ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے حضور بہت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مریضوں کو معجزانہ شفا عطا فرمائے اور ہمیں اپنی ذمّہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم دونوں نیز ہمارے والدین بہنوں و بھائیوں پر اللہ تعالیٰ بہت رحم فرمائے اور ہر ایک دینی و دنیاوی نعمت سے نوازے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور اسلام کو حضور کے ہاتھوں جلد فتحِ مبین عطا کرے۔ آمین ثم آمین

خاکسار حضور کا ادنیٰ ترین خادم آفتاب احمد"

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

تقریب شادی

مکرم رشید زمان صاحب آف پی۔ آئی۔ اے کراچی ابن خان بہادر آصف زمان صاحب مرحوم رئیس پیلی بھیت کا نکاح ہمراہ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ بنت مکرم سیٹھی کرم الٰہی صاحب آف راولپنڈی سے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۲۳ رفروری ۱۹۷۲ء کو بمقام راولپنڈی پڑھا۔ بعدہٗ شام کو رخصتی عمل میں آئی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(اللہ داد خاں پی۔ ایف۔ ایس۔ گجرات)

درخواستِ دعا

محترمہ سلیمہ خاتون صاحبہ سانگلہ ہل سے مساجد بیرون کے لئے یک صد روپیہ ارسال فرماتے ہوئے مطلع فرماتی ہیں کہ ان کے شوہر محترم چوہدری محمد حسین صاحب سٹیشن ماسٹر سانگلہ ہل کئی روز سے بیمار ہیں۔ قارئینِ کرام سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

طاہر احمد خاں مرحوم کی وفات پر قراردادِ تعزیت

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اساتذہ اور طلباء کا یہ اجلاس اپنے کالج کے ایک ہونہار طالبِ علم طاہر احمد خاں سٹوڈنٹ فرسٹ ائر رول نمبر ۳۲ ابن مکرم ڈاکٹر محمد احمد خاں صاحب آف فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور طاہر احمد خاں مرحوم کے والدین کے ساتھ اس شدید غم میں شریک ہے۔ عزیز طاہر احمد خاں ہمارے کالج کا ایک ہونہار محنتی اور لائق طالب علم تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور اس کے غمزدہ والدین اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

شکریہ احباب

میں اپنی طرف سے اور اپنے جملہ متعلقین کی طرف سے تمام اُن احباب کا تہہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میری ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ برادرم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی آف کراچی کی وفات پر تعزیت کا اظہار فرما کر ہمارے مغموم دلوں پر اپنی ہمدردی کا پھایا رکھا جو کہ ہمارے لئے تسلّی کا باعث ہوا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

خاکسار حافظ مبین الحق شمس
پائین بکڈپو ربوہ

لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد اور جلسہ سالانہ) کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴